ہندومت میں پران (PURANAS)
(تعارف وتجزیہ)

حافظ زاہد لطیف*

محمد عبداللہ**

ہندومت ایک قدیم مذہب ہے لیکن اس کی قدامت ان مذہبی وتہذیبی روایات سے جڑی ہوئی ہے جنہیں سروتی (Sruti) اور سمرتی (Smirti) کہا جاتا ہے۔ اول الذکر میں ویدک ادب جبکہ ثانی الذکر میں دیگر کتب شامل ہیں۔ انہی میں ایک نہایت اہم اساطیری ادب پران بھی ہے۔

پران بمعنی قدیم یا قدیم قصص (۱) وہ قدیم ہندو مقدس کتب ہیں جو مختلف دیوتاؤں کی مدحت سرائی جس میں بالخصوص ہندو تریموورتی یا مقدس کہانیوں اور قصوں کا مجموعہ ہیں پر مبنی ہیں۔ اسی طرح پرانوں کو اہم ہندو ادبی متون کے ساتھ جین اور بدھ مذہب کے مقدس متون کے شارح کے طور پر بھی بیان کیا جاتا ہے۔ جن کا موضوع کائنات کی تاریخ، ابتداء وانتہاء بادشاہوں کے انساب، ہیروز، مذہبی پیشوا اور نیم دیوتا۔ مزید براں پران ہندو کونیات فلسفہ اور جغرافیہ سے بھی بحث کرتے ہیں۔ (۲)

پرانوں کو اکثر ہندو تریموورتی کے مطابق بھی ترتیب دیا گیا ہے۔ جبکہ پدما پران انہیں تین گن (صفات) کے مطابق ترتیب دیتا ہے۔ جیسے کہ ستوا (Sattava) بمعنی مسرت وروشنی، راجاس (Rajas) بمعنی تحرک وجذبہ اور تماس (Tamas) بمعنی جمود وجہالت (۳)

پران عموماً مخصوص دیوتا کو اہمیت دیتے ہیں۔ جس میں کثیر فلسفیانہ ومذہبی تصورات کو ذکر کیا گیا ہے۔ یہ عموماً قصوں کی صورت میں مذکور ہیں۔ جس میں قصہ ایک شخص سے دوسرے شخص سے باہم متعلق ملتا ہے۔ علاقائی زبانوں میں عموماً تشریحات ملتی ہیں وہ مختلف برہمنوں نے کر رکھی ہیں۔

مہابھارت کا راوی ویاس کے بارے میں عموماً تصور کیا جاتا ہے کہ وہ پرانوں کی تدوین کرنے والا ہے۔ (۴) تاہم اولین مکتوب ورژن گپتا امپائر یعنی تیسری سے چوتھی صدی قبل مسیح میں لکھا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، پاکستان۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

اوران کے متون غالباً تمام انڈیا میں مرتب ہوئے (۵) اور پھر پرانوں کے مکتوب صورت کی حقیقی تاریخ قطعی طور پر حتمی نہیں ہے اس لیے کہ ایک طرف یہ بھی کہا جارہاہے کہ یہ لکھے جانے سے قبل زبانی روایت کیے جاتے رہے۔اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ سولھویں صدی عیسوی تک ان کی تدوین ہوتی رہی۔اس بات کی شہادت نگیند را کمار سنگھ کے لکھے ہوئے ایک ریسرچ آرٹیکل سے بھی ملتی ہے۔(۶) پرانوں کے متعلق اولین حوالہ چندوگیا اپنشد میں مذکور ہے۔ پانچ سو قبل مسیح براہدران یا کا اپنشد میں پرانوں کو پانچواں وید کہا گیا ہے۔اتحاسہ پران میں ان حقائق کی اولین مذہبی اہمیت بیان کی گئی ہے جس کا زیادہ تر حصہ بھولا بسرا ہے اور مفروضات ہی تصور کیا جاتا ہے جو کہ زیادہ تر زبانی ہی روایت ہوتے رہے۔خصوصا اتحاسہ پران کی سب سے مشہور ترین قسم مہا بھارت ہی ہے۔ پرانوں کی اصطلاح اتھروید میں بھی مستعمل ہے۔(۷) پرگیتار کے مطابق پرانوں کی تدوین کی اصلی وحقیقی تاریخ ویدوں کی حتمی تدوین ہی کے ہم زمانہ تھی۔(۸) پرانوں کے مکتوبات کی تاریخ وتدوین سے متعلق ہندو مذہبی پیشوا شدید مختلف الخیال پائے جاتے ہیں۔(۹) ونیڈے ڈونیگر جو ہندویات کی معروف ریسرچر ہیں ان کے نقطہ نظر کے مطابق مختلف پرانوں کی تاریخ وتدوین مختلف اور درج ذیل ہے۔

☆ مرکرندیا پران 250 قبل مسیح جس کا ایک حصہ 550 قبل مسیح ہے۔
☆ متسیہ پران 500-250 قبل مسیح کا ہے۔
☆ وایو پران 350 قبل مسیح کا ہے۔
☆ ہری ومسہ پران 900-450 قبل مسیح کا ہے۔
☆ کرما پران 850-450 قبل مسیح کا ہے۔
☆ وامانا پران 900-450 قبل مسیح پرمبنی ہے۔
☆ وشنو پران 450 قبل مسیح کا ہے۔
☆ براھمند اپران 950-350 قبل مسیح
☆ لنگا پران 1000-600 قبل مسیح (10)

آل انڈیا کاشی راج ٹرسٹ کا بانی نارائن سنگھ مہا پرانوں کی طباعت کا سہرا اپنے سر پر باندھتا تھا۔(۱۱)

پرانوں کے موضوعات:

پرانوں کے پانچ بنیادی موضوعات ہیں جن سے وہ بحث کرتے ہیں۔جنہیں Pancha Lakshana پنچہ لکشانا یعنی (پانچ امتیازی نشانات) کہا جاتا ہے۔اگرچہ کئی دیگر مذہبی پیشوا ان کے ماسوائے دیگر مذہبی روایات

اور صحائف کی بحث بھی انکی ذیل میں ہی قرار دیتے ہیں۔(۱۲)

۱۔ سارگا(Sarga): تخلیق کائنات کا موضوع اس میں زیر بحث آتا ہے

۲۔ پرتی سارگا(Prati Sarga): تخلیق ثانی، جو بہت سی تحلیل کے بعد دوبارہ تخلیق ہوئیں

۳۔ ومسہ(Vamsa): خداوں اور مذہبی پیشواوں کے انساب سے بحث کرتا ہے

۴۔ مان ونترا(Manvantara): تخلیق نسل انسانی اور پہلے انسان کی کہانی۔ منو کے قانون کے ادوار، ۸۱ سماوی و فلکی یوگا ۳۰ کروڑ ۸۶ لاکھ، ۶۸ لاکھ سال پر محیط دورانیہ تھا۔ پران علم الانساب اور اسکی حفاظت پر بہت زور دیتے ہیں جیسا کہ وایو پران میں مذکور ہے۔

۵۔ ومسانو کریتم(Vamsanu Caritam)۔ سوریا (سورج) اور چاند دیوتاوں کی حکومتوں اور قصہ کہانیوں پر ہے۔

الغرض (پرانوں سے) خداوں کا نسب، مذہبی پیشوا (پنڈت و پروہت) اور عظیم بادشاہوں اور عظیم لوگوں کی روایات کی حفاظت مقصود ہے(۱۳) مثلاً پرانوں کے مذکور انساب میں شرادھا دیوامنو کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ۹۵ نسلیں دیکھ کر مرا اور یہ بھارت جنگ سے قبل تھا۔(۱۴)

پرانوں کی اقسام:

پرانوں کی دو بڑی اور بنیادی اقسام ہیں:

۱۔ مہا پران (یعنی بڑے اور بنیادی پران)

۲۔ اپا پران (تحتی، ضمنی، ذیلی یا مددگار پران)

اول الذکر پران اہم ترین خیال کیے جاتے ہیں۔ یہ ہمیشہ تعداد میں اٹھارہ ہی بیان کیے جاتے ہیں جن کو پھر مزید چار یا تین چھوٹے گروپوں میں منقسم کیا جاتا ہے اگرچہ حقیقت میں یہ کبھی بھی اس انداز میں شمار نہیں کیے جاتے۔ کیرونیلیا(Cornilia) نے انکی فہرست تیار کی ہے وہ ان کی تعداد بیس بتاتی ہے جس کے کل منتر (اشلوک) چار لاکھ انتیس ہزار ہے۔(۱۵) ذیل میں ان مہاپرانوں میں سے بعض کے نام اور مختصر تعارف پیش ہے۔

۱۔ اگنی پران(Agni Purana)

اگنی پران ۳۸۳ ابواب اور ۱۵۶۰۰ منتروں پر مشتمل ہے۔ اسکا پہلا ایڈیشن راجندر لال مترا نے ۱۸۵۰ میں بنگال سے شائع کیا، اولین ابواب وشنو کے ۱۰ مختلف اوتاروں کے تفصیلی احوال پر مبنی ہیں۔ اسی طرح رامائن اور مہا بھارت سے متعلق تفصیلی احوال ملتے ہیں۔ باب نمبر ا وشنو کے آخری اوتار کالکی کے مکمل احوال پر مشتمل ہے پھر

پرانوں کے پانچ ضروری اوصاف پر بحث کی گئی ہے۔اسی طرح اگنی، ہیا گریوا اور بھگوان کے موضوع بحث لایا گیا ہے۔گنیش اور لنگ کی پوجا کے طریق بیان کئے گئے ہیں اور دیوی کے مختلف روپ کے اظہار ملتے ہیں۔اجرام فلکی و سماوی پر بحث ملتی ہے پھر علم لغت پر بھی ابواب میں کلام منظوم ہو جاتا ہے، آخری ابواب فلسفہ، ویدانت اور برہما کے اوصاف وتعارف پر ملتے ہیں۔اسی طرح بھگوت گیتا پر کچھ کلام ہے۔(۱۶)

۲۔بھگوتا پران (Bhagavata Purana)

یہ پران شریمد بھگوت مہا پران کے نام سے بھی معروف ہے، شریمد بھگوت یا شریمد بھگوتم کے معنی ہیں۔ Divine Eternal tales of Supreme God یعنی مقدس و لازوال کہانیاں خدائے اعلیٰ کی۔ پران خدائے اعلیٰ وشنو کی بھگتی (عبادت) پر زور دیتا ہے، وشنو، کرشن (سویم بھگوان) کے احوال زندگی اور ماضی کی تفصیلات پر ہے۔(۱۷) یہ واحد پران ہے جو یورپی زبان میں ترجمہ کیا گیا، تمام تر پرانوں میں سب سے زیادہ عظیم ترین اور خالص ترین (محفوظ) حالت میں سمجھا جاتا ہے۔(۱۸) بھگوت پران واضح کرتا ہے کہ خدائے وشنو نے کس طرح لامحدود کائناتیں بنائیں اور ہر کائنات میں دیوتا کے طور پر داخل ہو گیا۔بطور برہما کے خدا نے ۱۶ کائناتوں کو مصروف عمل رکھے ہوئے تھا جب اس نے صفت رجاس کو خوشدلی سے قبول کیا اسی طرح وہ دیگر کائناتوں کی تخلیق کر رہا تھا کہ جب اس نے صفت ستوہ کو قبول کیا حتیٰ کہ آخری طور پر زبانی روایت کی گئی ہے۔

بھگتی (بندگی و پوجا) کے سلسلے میں بھگوت پرانا کے مضامین پر کمار داس نے سیر حاصل بحث کی ہے وہ لکھتا ہے۔

> بھگوت پران بھگتی کے ضمن میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ذات پات بندگی کے معاملے میں ہیچ ہے۔گر ایک چنڈال (شودر) مسلسل بھگتی نہیں بجالاتا۔گویا پیدائشی طور پر اعلیٰ ذات و برادری سے تعلق کرشنا (نارائن، وشنو، خدائے اعلیٰ) کے نزدیک کچھ اہم نہیں ہے مثلاً پراہلد (Prahlad) کرشنا کے قریب تر خیال کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ وہ کمتر ذات سے تعلق رکھتا تھا۔(۱۹)

سریندر اناتھ گپتا لکھتا ہے کہ بھگوت پران میں فلسفہ سانکھیا جو کہ وشنو کے اوتار کپل نے سکھایا اور کپل نے یہ فلسفہ اپنی ماں دیواہوتی (Devahuti) سے سیکھا مگر پران میں بیان کردہ فلسفہ کلاسیکل سمکھیا سے بالکل متضاد اور متصادم ہے سریندر ناتھ کے مطابق سمکھیا فلسفہ کی رو سے (مایا) بھگوان نے خود سے تخلیقات کی ابتدائی خود ہی مایا کو پیدا کیا یانی ذاتی طاقت سے جبکہ کلاسیکل سمکھیا میں یہ روح (مایا) موروثی ہے۔اور یہی اسکا واضح تصادم ہے۔(۲۰)

مزید براں بھگوت پرانا فلسفہ ایدوتا (Adwata) پر زور دیتا ہے کہ اتما میں روحوں کا ادغام کیونکر ممکن

ہے، اسی طرح تصور دھرم اور ویدک تعلیمات کے ساتھ حقیقی بذریعہ یوگ خود کو خدا کے اندر محسوس کرنا۔(۲۱)

اسی طرح تصور یوگ کے ذریعہ اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بوقت موت ایک ہندو کو لازم ہے کہ وہ خود کو موت کے ڈر اور خوف سے ماوراء او آزاد کر لے اور خود کو اوم یعنی روح اعلیٰ پر مرتکز کرے۔(۲۲)

پران کا ایک تہائی حصہ خدائے کرشنا کے لیے انتہائی مرتکز حالت میں طریق بندگی پر ہے۔

ہندو لٹریچر میں بھگوت پران اور بھگوت گیتا سب سے زیادہ معروف ومستند خیال کیے جاتے ہیں جس کا سبب اس میں مذکور خدائے کرشنا کے لیے طریق عبادت ہے کہ جس میں خدائے کرشن کو انسانی شکل میں مجسم بیان کیا گیا ہے۔ کرشن کے بچپن کے واقعات کو صدیوں تک عوام میں بیان کیے جاتا رہا بھگوت پران کو پانچواں وید سمجھا جاتا ہے۔(۲۳)

۳۔ برہما پران (Brahma Purana)

برہما پران ۲۲ ابواب پر مشتمل ہے یہ دو بنیادی حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ پروابھگا (Purvabhaga) یعنی ابتدائی حصہ اور دوسرا Uttrabhaga یعنی دوسرا حصہ پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ زمینی کرہ کی تخلیق کی کہانی، زندگی کی توضیح نیز رام وکرشن کے افعال بیان کرتا ہے جبکہ ۸۰ تا ۱۶۵ تک کے ابواب گوتمی مہاتمیا (دریائے گوداروی کی عظمت) پر ہیں جبکہ دوسرا حصہ پوری شوتما ترتھی (purrishotma Turthi) (۲۴) کے تفصیلی بیان پر ہے جو ہندو مت کا ایک مقدس مقام ہے۔

۴۔ برہماواوترا پران (Brahmavarta Purana)

برہماواوترا پران دسویں صدی عیسوی کا خیال کیا جاتا ہے جو چار حصوں پر منقسم ہے، پہلا حصہ کائنات و موجودات کی تخلیق کی کہانی دوسرا خداوں کی تاریخ کے بیان پر تیسرا گنیش (دیوتا) کی زندگی اور افعال پر جبکہ آخری حصہ کرشن کی زندگی واحوال پر ہے (۲۵) یہ پران بنگلہ (قدیم نام بنگلہ دیش) میں لکھا گیا خیال کیا جاتا ہے جو پنڈت ستانے نیمی شران کے جنگل میں بیٹھ کر پڑھا پہلے حصے کا نام برہما کھانڈ ہے جو برہما اور اسکے بیٹوں کے احوال پر بالخصوص اسکے بیٹے ناراد کے احوال پر ہے۔

دوسرا حصہ پراکرتی کھانڈ ہے جو پراکرتی کی عظمت اور شکتیوں کے اظہار پر ہے تیسرا حصہ گنیش کھانڈ کہلاتا ہے، جس میں شیوا و پاربتی کے بیٹے انسان سے ہاتھی نما بننے کے احوال پر بحث ہے اور پھر یہ بھی کہ پاربتی کا شانی کو اصرار کرنا کہ اس کی لعنت کو معاف کر کے اس پر نظر کرم کرنا۔ چوتھا کرشن جنم کھانڈ یعنی کرشن کی ولادت اور احوال زندگی ہے جو فی الحقیقت سویم بھگوان (عظیم تر خالق اعلیٰ) ہے۔(۲۶) یہ پران واضح کرتا ہے کہ کرشن جو خدائے اعلیٰ

(Para Brahman) ہے۔ اپنی بیوی (رادھا رانی) کے ساتھ Gloka(۲۷) میں رہتا تھا نے یہ کائنات تخلیق کی۔ یہاں دلچسپ امر یہ ہے کہ تمام تر وید اور ہندو لٹریچر اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ Para Brahman ہی سپریم اور مقتدر اعلیٰ خدا ہے سوائے اس وید کے جو کہ خدائے اعلیٰ صرف کرشنا کو قرار دیتا ہے۔ اس نے برہما کی تثلیث پیدا کی جس میں وشنو اور شیو شامل تھے جس کی ذمہ داری تخلیق کائنات تحفظ و بقا اور پھر بربادی ہے۔ یہ پران کئی معاملات میں دیگر پرانوں سے متصادم اور متضاد ہے۔

۵۔ پدما پران(Padma Purana)

پدما پران کو گیتا مہاتما یا بھی کہا جاتا ہے جس کے لغوی معنی "عظمت گیتا" ہے یہ پانچ کھنڈوں پر مشتمل ہے اس کے دو ورژن معروف ہیں ایک بنگالی اور دوسرا جنوب ہندی، پچپن ہزار منتروں پر مشتمل ہے۔

پہلا کھانڈ شری ستی ہے جو بھشمہ اور پنڈت پلاستی کے مابین مباحثہ پر ہے اور یہ بحث ضرورت مذہب اور روح مذہب پر ہے دوسرا کھانڈ بھومی کھانڈ ہے (Book of earth) پرتھوی (زمین) کی تخلیق۔ احوال، جغرافیہ کے بیان پر ہے.

نیز بادشاہوں کی کہانیاں بھی مذکور ہیں، تیسرا کھانڈ سورج کھانڈ ہے (کتاب، آسمان، جنت) یہ کائنات کی تخلیق کے تدریجی احوال پر ہے اسی طرح زمین کے مقدس مقامات کی فضیلت و احوال پر ہے۔ بھارت ورش (قدیم دنیا کے لوگ) اور ان کے واقعات و احوال کے موضوع پر ہے۔ چوتھا کھانڈ پتال کھانڈ (قدیم دنیا کی کتاب) وشنو کے اوتار، رام کی زندگی اور تفصیلی احوال پر ہے۔ پانچواں کھانڈ اتر کھانڈ ہے جو شیو اور اسکی بیوی پاروتی کے مابین مذہب کے حیران کن اور اعجازاتی پہلوؤں کے مباحثہ پر ہے۔(۲۸)

۶۔ مرکندے پران(Markandeya Purana):

مرکندے پران دو قدیم رشیوں مرکندے اور جۓ منی کے مابین مکالمہ ہے۔ مرکندے (۲۹) شیو کا پجاری جبکہ ویدویاس (مصنف مہابھارت و پران) کا شاگرد ہے جو فلسفہ میمانسہ کا عظیم فلسفی ہے۔ اور مہا بھارت کے ایک نئے ورژن ''جۓ منی بھارت'' کا مصنف ہے۔ پران کا بنیادی موضوع جۓ منی کے ذہن میں اٹھنے والے وہ چار سوال ہیں جو مہابھارت کے مطالعہ سے اس کے ذہن میں آئے۔ مرکندیا ان کے حل کے لیے جۓ منی کو چار پرندوں کی طرف بھجواتا ہے جو وِندھیاس (۳۰) میں رہتے ہیں۔ جۓ منی حیرت سے مرکندیا کو پوچھتے ہیں کہ مہابھارت کا علم تو تمام لوگوں کو بھی نہیں ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ پرندوں کو ہو۔ مرکندیا کہتے ہیں اے منی! میں اس وقت رات کی عبادت میں باقاعدہ مصروف رہتا ہوں۔ لہٰذا تمہارے سوالوں کے جواب کے لیے فارغ نہیں۔ تم ان پرندوں کو

معمولی مت سمجھو کہ یہ وہ عظیم پرندے ہیں جو مہابھارت جنگ کے وقت وہاں موجود تھے۔ جۓ منی وہاں پہنچ کر ان سے اپنی آمد کا حال بتاتے ہیں۔ اس پر پرندے ان کا بھرپور استقبال کرتے ہیں۔ وہ چار سوال یہ تھے کہ خدا نے انسانی تخلیق کیوں کی جبکہ وہی خالق کائنات نیز تباہی اور تعمیر کا ذمہ دار ہے۔ دروپدی پانچ پانڈووٗں بھائیوں سے شادی کر کے ان کی اکلوتی دلہن کیوں بنی۔ دروپدی کے بیٹے آخری جنگ میں کیونکر اور کیسے قتل ہوئے۔ بلرام نے ایک برہمن کے قتل کی پاداش میں کیسے کفارہ ادا کیا۔(۳۱) مرکندے پران میں مذکور مختلف کرداروں کے دلچسپ احوال زیر بحث آئے ہیں۔

ان میں ماں ابیکا جو خداؤں کی مختلف مشکلات میں مدد کرتی رہتی ہے، کا قصہ یوں ہے کہ ماں ابیکا جو کالی ماں کے روپ میں برہما کی مددگار ہوتی ہے جس کو مادھو اور کیتب قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ برہما جی سے دعا کرنے کے بعد ماں بھگوتی کرشنا کی آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب بھگوان کرشنا اپنی آنکھیں کھولتا ہے اور جاگ جاتا ہے تو مادھو اور کیتب کو ۵۰۰۰ سالہ لڑائی کرنے کے بعد آخرکار مار ڈالتا ہے۔(۳۲)

۷۔لنگا پران (Linga Purana):

موتی لال بنارسی داس کے مطابق، لنگا پران دو بنیادی اجزاء پر مشتمل ہے جو بالترتیب ۱۰۸ اور ۵۵ ابواب پر مبنی ہے۔ یہ پران کائنات، لنگم اور پھر لنگم میں سے برہما، وشنو اور تمام ویدوں کی تخلیق کے احوال بیان کرتا ہے۔ اس پران میں شیو نے براہِ راست لنگم کی پوجا کی اہمیت اور طریق عبادت ذکر کئے ہیں جو لنگ کی پوجا کے دوران کی جائے گی۔ مزید برآں یہ پران شیو کی بیویوں سوما اور سریا کے احوال اور عقدزوجیت کے حالات پر نیز وشنو کے اوتاروں ورایا اور نرشمہا کے احوال پر مبنی ہے۔ پران کا تیسرا حصہ سات جزیروں کے تفصیلی حالات اور اہم پہاڑوں جیسا کہ میرو کا پہاڑ کے مفصل احوال وقصص پر ہے۔ مزید یہ بھی کہ کس طرح سے برہما نے مختلف دیوتاؤں کو ان کی ذمہ داریاں فراہم کیں۔ بشمول سورج دیوتا کے۔ اس کو کرنوں اور شعاعوں کے اظہار کی تاکید کے ساتھ۔ پران کا آخری حصہ مختلف قسم کے یوگا، گرو کی اہمیت، مخصوص منتروں کی اہمیت اور لنگ کی تنصیب کے حالات پر ہے۔(۳۳)

لنگا پران کے مطابق شیو اصل میں ایک بے علامت، بے رنگ، بے ذائقہ، بے اوصاف، غیر متغیر و غیر متحرک اظہار فطرت ہے جو کسی بھی لفظی اور حسی تصور سے ماورا ہے۔ اس عجیب کیفیت ومخلوق کو اس کے تخلیقی تصور سے پایا جا سکتا ہے۔ جس کی علامتی شکل لنگم ہے۔ لنگ جو اصلاً حیات کا باعث ہے اپنی بعض شکلوں میں سے ایک شکل میں غیر مشکل فطرت کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک طاقت ور ترین مرد کی علامت (یعنی پروشا) جو اصل میں غیر متغیر اور بے شکل لنگ کی صورت میں

ہے۔ وہ فی الحقیقت فطرت کی قوت کی علامت ہے۔ موجودات کی تشکیل وتعمیر ایک یونی (عورت کا عضو مخصوص) کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ موتی لال بنارسی داس مزید لکھتا ہے۔ لنگم اصلاً عالمی سطح کا تخم ریز اور سبب اولیٰ ہے۔ مگر یہ مخلوق کی تخم ریزی کے لیے الگ رحم ہے اور ہر نوع کے لیے الگ یونی ہے۔ پران کے مطابق مختلف انواع کی یونیوں کی تعداد آٹھ کروڑ چار لاکھ ہے۔ گویا اس طرح شیو یا فطرت تنہا طور پر کسی بھی چیز کے خالق نہیں ہو سکتے ہیں۔ جب تک اخذ وانجذاب کا مرحلہ نہ طے پائے گا۔ گویا مرد وزن کے مابین شہوانی جذبات کی انتہائی تسکین سبب تخلیق ہے۔ اس طرح لنگم اور یونی فطرت اور تخلیق کا پراسرار اظہار ہے۔ (۳۴)

۸۔ گرودا پران (Garuda Purana):

زبانی روایت کردہ پرانوں میں سے ایک ہے جو وشنو اور گرودا (شہنشاہ چرند پرند) کے مابین مذاکرات پر ہے۔ جبکہ بقیہ دوسرا حصہ حیات بعد الموت پر، تجہیز وتحریق اور نشاۃ ثانیہ پر ہے۔ اس طرح یہ پران آخری رسومات (انتم سنسکار) کا پران کہا جاتا ہے۔ یہ پران وشنو کی ہدایات پر مبنی ہے جو اس نے پرندوں کے بادشاہ گرودا کو دیں۔ یہ فلکیات، طب، لغت اور دیگر کئی موضوعات پر بھی بحث کرتا ہے۔

اسی طرح یہ پران مستند ویدک ریفرنس کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جو انڈین قیمتی پتھروں اور موتیوں اور سیپوں کی اہمیت و اوصاف پر ہے۔ مثلاً چندرا موتی، روایا موتی، گجا موتی، سنکاش موتی، متسیہ، آکاش اور میگا موتی وغیرہ۔ (۳۵)

گرودا پران انیس ہزار شلوک (لائنیں) میں معتدل حجم کا سمجھے جانا والا پران دو بنیادی حصوں پرواکھانڈ (ابتدائی حصہ) اور اُترا کھانڈ (اختتامی حصہ) پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ کئی ابواب (ادھیائے) پر مشتمل ہے۔

گرودا پران مختلف سزاؤں کے بیان بھی پیش کرتا ہے۔ ان میں سے چند کا بیان درج ذیل ہے۔ (۳۶)

۱۔ تھمیسرا (Thamisra):

کسی کے مال اسباب بیوی بچے اغواء یا چوری کرنے والے کو ہتھیاروں سے ٹکڑے کر ڈالا جائے گا۔

۲۔ اندھاتھامیسرا (Andhathamisra):

شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنے والے کو انتہائی بلندی سے نامعلوم گہرائی میں پھینکا جائے۔

۳۔ روراوا (Rovrava):

تباہی و بربادی پیدا کرنے، دو خاندانوں میں تفریق پیدا کرنے، ان کے جائیداد و وراثت چھیننے والے کے

زندگی کے اعضاء کاٹ ڈالے جائیں۔

۴۔ مہا روراوا (Maharovrava):

لوگوں کے مال واسباب ہتھیانے والے کو جنگلی جانور یا گدوں کے ہاتھوں مختلف اقسام کی اذیتیں دلوانا۔

۵۔ کمپیکا (Kumipaka):

معصوم جانوں (زندگیوں) کو خوراک کے لیے تباہ کرنے والے کو جلتے ہوئے تیل کے کڑاہے میں ڈالا جائے۔

۶۔ کالاستھرا (Kalasuthra):

بڑوں اور والدین کو اذیت دینے اور بھوکا رکھنے والے کے لیے جہنم میں اسی قسم کا رویہ اور سزا دی جائے گی۔

۷۔ پنری مکھا (Punrimuhkha):

یعنی معصوم لوگوں کو سزائیں دینے والے کو سور یا کسی بھی تیز دانتوں والے جانور سے پھڑوا دیا جائے۔

۸۔ اینتھا کوپا (Anthakoopa):

زندوں کو اذیت اور غیر انسانی افعال کے سرزد کرنے والے کو جنگلی جانوروں سے پھڑوانا۔

۹۔ اگنی کنڈا (Agnikunda):

کسی کی جائیدار جبری لوٹنا اور غیر قانونی طور پر کسی پر برتری حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے کو لکڑی سے ہاتھ پاؤں باندھ کر آگ میں بھون ڈالنا۔

البیرونی کتاب الہند میں مزید دو پرانوں باج پران اور وج پران کا تذکرہ کرتا ہے۔

اس کے بقول ان پرانوں میں مقدس مقامات کی زیارت (جاترا) کے احوال بالخصوص مقدس تالابوں کے احوال پر ہے۔ کتاب الہند کے مطابق پاک اور واجب التعظیم تالاب کوہ میرو کے گردو پیش سرد پہاڑوں میں ہیں۔

اریٹ نامی ایک تالاب جو میرو پہاڑ کے دائیں جانب ہے وہ ماہتاب کی چاندنی کے مثل شفاف و چمکدار ہے۔ جس سے دریا ذنب نکلتا ہے جو نہایت پاک و خالص سونے پر کہتا ہے۔ دوسرا کوہ شویت کے قریب اُتر مانس نامی تالاب ہے۔ جو ایک چھوٹے سمندر کی طرح ہے۔ اس سے دو دریا شاندی اور مدوی نکل کر کنیرش تک آتے ہیں۔

کوہ نپل کے قریب ییود تالاب ہے جس میں نیلوفر ہوتا ہے۔ اسی طرح کوہ نشد کے پاش وشنوپذ تالاب

ہے۔کوہ کہلاش میں منڈ تالاب ہے جوسمندر کے مثل ہے۔جس سے دریائے منداکن بہتا ہے۔کہلاش کے نیچے کورد پہاڑ ہے جس میں بندسُر تالاب ہے اس کی ریت سونے کی ہے۔اسی کے قریب راجہ بھگیرت نے درویشی اختیار کرکے سکونت اختیار کر لی تھی۔اس کا قصہ یوں ہے کہ ہندوؤں کے راجہ کی اولاد میں ایک شخص سگّر تھا۔اس کے ساٹھ ہزار بیٹے تھے جوسب کے سب نہایت مفسد اور شریر تھے۔ان کا اتفاقاً ایک جانور گم ہوگیا۔اس کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرتے رہے۔حتیٰ کہ اس کی شدت سے زمین کی پیٹھ پیٹھ دھنس گئی۔آخر زمین کی تہہ میں انہوں نے ایک شخص کے پاس اپنے جانور کو پایا جوسر جھکائے کھڑا تھا۔جونہی یہ اس کے پاس پہنچے اس نے انہیں بہ نگاہ گرم دیکھا اور یہ سب جل گئے اور اپنی بدکرداریوں کے باعث جہنم میں جا پہنچے۔جب زمین دھنسی تھی وہاں پر سمندر بنا اور یہی بحر اعظم ہے۔پھر اس راجہ کی نسل سے ایک دوسرا راجہ پیدا ہوا جس کا نام بھاگیرتھ تھا۔اپنے اسلاف کا یہ حال سن کر ترس آیا اور جس تالاب کی تہہ سونے کے ذرات کی تھی وہاں پہنچ کر مسلسل عبادت اور روزے میں گزارا۔حتیٰ کہ مہادیو نے ظاہر ہو کر اس کی خواہش پوچھی۔راجہ نے کہا میں دریائے گنگا کو چاہتا ہوں جو جنت میں بہتی ہے۔اور جس کے پانی سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔مہادیو نے درخواست منظور کی اور گنگا کا دھارا جو آسمانی کہکشاں تھی اور نہایت مغرور تھی۔ اسے پکڑ کر اپنے سر پر رکھ لیا حالانکہ وہ خیال کرتی تھی کہ اس کو کوئی قابو نہیں کر سکتا۔مہادیو کے قابو پانے پر غصہ میں آئی کہ اس طرح اس میں موج پیدا ہوئی اور پانی بلند ہونے لگا۔مہادیو نے اس کو ایسے پکڑ رکھا تھا کہ اس میں ڈوبنے نہ پائے اور تھوڑا سا پانی بھاگیرتھ کو دے دیا۔اس نے اس کا پانی اپنے بزرگوں کی ہڈیوں پر بہایا۔وہ سب عذاب سے نجات پا گئے۔اسی وجہ سے ہندو اپنے مردوں کی جلی ہڈیاں گنگا میں بہاتے ہیں۔اسی راجہ کے نام سے گنگا کا لقب دریائے بھاگیرتی بھی قرار پایا۔(۳۷)

۹۔ہری ومسہ پران (Harivamsa Purana):

ہری ومسہ پران سنسکرت ادب کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔جو ۱۶۳۷۴ اشلوک پر مشتمل ہے۔ہری اصل میں وشنو کے کئی اسماء میں سے ایک ہے۔یہ پران کو مہابھارت کا کھِلا (Khila) یعنی (تتمہ یا اختتامیہ) بھی کہا جاتا ہے۔ جو عموماً ویدویاس کی جانب منسوب ہے۔

روایات کے مطابق مہابھارت کے ادھی پروا دوم کے مطابق ہری ومسہ دو پروں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ ایک ہری ومسہ پروا، دوسرا بھوشیہ پروا ہیں۔کتاب اوّل میں تخلیق کائنات، سورج و چاند اور دیگر دیوتاؤں کے ادوار حکومت، ان کے احوال وقصص نیز کرشنا کی پیدائش مذکور ہے۔حصہ دوم مستقبل میں آنے والے بادشاہوں بالخصوص کالی لوگا (ایک دور) کے احوال مذکور ہیں۔اس طرح گویا یہ ہی ومسہ پران ہندوازم کی عالمی تاریخ کے احوال بتاتا

ہے۔ وشنو اور کرشنا کی تخلیق اور ان سے متعلق احوال کے ضمن میں یہ پران اہم ترین معلوماتی اور مستند ماٰخذ خیال کیا جاتا ہے۔(۳۸)

۱۰۔ کرما پران (Kurma Purana):

کرما پران کے بارے میں یقین پایا جاتا ہے کہ یہ پران خدائے وشنو نے پنڈت نرادھا کے سامنے براہِ راست بیان کیا اور وشنو کے ایک ناجی روپ کرما اوتار کے احوال پر مشتمل ہے۔ نرادھا نے یہ پران پنڈت سُتا کے سامنے جبکہ سُتا نے یہ پران پنڈتوں کے ایک بڑے اجتماع میں بیان کیا۔ یہ چار سمہتاؤں (سیکشنز Sections) پر مشتمل ہے۔ جس میں چھ ہزار شلوک اور ۵۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کے پھر مزید پانچ پَرا (ذیلی سیکشنز) ہیں۔ یہ سیکشنز ہندومت میں موجود ذاتوں برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کے ذمہ داریوں پر نیز دیگر ذاتوں کی ذمہ داریوں اور احوال پر مشتمل ہے۔(۳۹)

۱۱۔ بھوشیہ پران (Bhavisya Purana)

بھوشیہ پران جس کے معنی مستقبل کی خبریں دینے والے کے ہیں، اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ آئندہ آنے والے اوتاروں میں سے کالکی اوتار کے احوال یعنی رسول اقدس کا واضح طور پر نام Mahmada سے مذکور ہے جنھیں برہما کا لقب خالق اعلیٰ کی جانب سے دیا گیا ہے جو عرب کی سرزمین میں سے وارد ہو کر اونٹ کی سواری کرنے والا اور بتوں سے زمین کو پاک کرنے والا ہوگا۔ امن وسلامتی کا پیامبر اور خنزیر کے سوا دیگر حلال جانوروں کا گوشت کھانے والا اور اپنی پاکیزہ روزی بذریعہ جہاد وقتال حاصل کرنے والا ہوگا وہ عرب کی مشہور زمین کی ناپاکی کو جسے ملیچھوں نے ناپاک کر ڈالا ہے کو پاک کرے گا اور عرب میں آریا دھرم (یعنی توحید دین) اب وہاں ختم ہو چکا ہے۔ وہ فتنہ کروانے والا، داڑھی رکھنے والا، چوٹی رکھنے سے باز رہنے والا، عبادت کے لئے صدا (آذان) دینے والا لادینوں سے جنگ کرنے والا ہوگا۔ جسکی ہدایت کی روشنی ہندوستان میں خود بخود پہنچے گی۔ ہندو راجاؤں کو عرب کی سرزمین میں جانا نہیں پڑے گا وہ شتر سوار ہوگا اسکی سواری آسمانوں کو چھوئے گی۔

راجہ بھوج اس مہادیو (محمد) کو تحائف پیش کرے گا احترام و وفاداری کے ساتھ کہے گا۔ میں تیرا وفادار ہوں اے انسانیت کے مایہ فخر۔ اے عرب کے رہنے والے تیرے پاس پیش بہا قوت ہے اور تجھے تیرے ملیچھ مخالفوں سے محفوظ کر دیا گیا۔

مندرجہ بالا ستر خوبیاں رسول خدا پر صادق آتی ہے۔ یہاں بعض ہندو معترض ہو سکتے ہیں۔ کہ راجہ بھوج جسکے دور میں محمد کا آنا لکھا ہے وہ تو گیارہوی صدی میں گزرا ہے مگر ڈاکٹر ذاکر نائیک اس غلط فہمی کو یوں دور کرتے

ہیں کہ یہ راجہ بھوج کسی ایک مخصوص دور کا شخص نہیں بلکہ ہر ہندو راجہ بھوج کہلاتے تھے جیسے کہ مصری حکمران فرعون اور رومی حکمران قیصر۔ دوسری بات یہ کہ اونٹ کی سواری تو برہمنوں کے نزدیک جائز ہی نہیں اور عرب سے تعلق واضح کرتا ہے کہ وہ کوئی ہندوستانی نہیں ہوسکتا۔

مسلمان علماء اور پران:

مسلمان علماء و مصنفین میں ابوریحان البیرونی وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنی شہرت یافتہ کتاب فی تحقیق ما للھند میں جہاں ہندومت کے عقائد، رسومات، عبادات اور مقدس مقامات پر بحث کی ہے وہیں مقدس کتب پر بھی بحث کی ہے۔ انہی میں پران پر خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> واما البرانات و تفسیر بران الاول القدیم فانها ثمانینة عشر واکثرها مسماة باسماء حیوانات و انس و ملائکة۔ (۴۰)
>
> لفظ پران کے معنی اگلے، پرانے کے ہیں، کل پران اٹھارہ ہیں۔ ان میں سے اکثر کا نام حیوانوں، انسانوں اور فرشتوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔

لیکن البیرونی نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ انہوں نے اٹھارہ پرانوں میں سے متیسا، آدیسیہ اور وایو پران کے اجزاء کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ مغربی مصنفین نے جابجا مذکورہ کتاب کے حوالہ سے ہندومت کی کتب پر اظہار خیال کیا ہے۔

بعض مسلمان علماء کے نزدیک وید اور پران وغیرہ میں بھی الہامی تعلیمات کے اشارات موجود ہیں۔ مولانا مناظر احسن گیلانی نے اپنی کتاب ''قدیم ہندو ادبیات میں آنحضرت کا تذکرہ'' میں اس طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

محمد حسن امروہوی بھی ویدوں کو الہامی کتابوں میں شمار کرتے تھے۔ ان کی رائے یہ تھی (ہندو ادب میں بھی) نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے بارے میں اس طرح پیشین گوئیاں موجود ہیں جسے تورات اور انجیل میں اس خاص مقصد کے لیے انہوں نے تصدیق الھنود اور کشف الاسرار، دو رسائل بھی تحریر کیے۔

عالم اسلام کے عظیم مفکر و محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے بھی پرانوں پر اپنے منفرد خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ہندوستان میں بھی کچھ دینی کتابیں پائی جاتی ہیں اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ خدا کی طرف سے الہام شدہ کتابیں ہیں۔ ان مقدس کتابوں میں وید، پران، اپنشد اور دوسری کتابیں شامل ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ سب کتابیں ایک ہی نبی پر نازل ہوئی ہوں گی۔ ممکن ہے بہت سے نبیوں پر نازل

ہوئی ہوں۔ بشرطیکہ وہ نبی ہوں۔ ان میں بھی خصوصاً پران، نامی کتابوں میں کچھ اشارے ملتے ہیں۔ پران وہی لفظ ہے جو اردو میں پرانا ہے۔ اس کی طرف ہمیں قرآن مجید میں ایک عجیب وغریب اشارہ ملتا ہے۔ و انه لفی زبر الاولین، (۱۹۶:۲۶) ''اس چیز کا ذکر پرانی کتب میں ذکر ہے۔'' میں نہیں جانتا کہ اس کا پران سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟ بہر حال دس پران ہیں۔ ان میں سے ایک میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ آخری زمانے میں ایک شخص ریگستان کے علاقے میں پیدا ہوگا۔ اس کی ماں کا نام قابل اعتماد اور باپ کا نام اللہ کا غلام ہوگا۔ وہ اپنے وطن سے شمال کی طرف جا کر بسنے پر مجبور ہوگا۔ اور پھر وہ اپنے وطن کو دس ہزار آدمیوں کی مدد سے فتح کرے گا۔ جنگ میں اس کی رتھ کو اونٹ کھینچیں گے اور وہ اونٹ اس قدر تیز رفتار ہوں گے کہ آسمان تک پہنچ جائیں گے، اس کتاب (پران) میں کچھ اس طرح کے الفاظ ہمیں ملے ہیں جن سے ممکن ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا گیا ہو۔ (۴۱)

خلاصہ بحث:

پرانوں کے مطالعہ سے جو حقائق مترشح ہوتے ہیں کچھ یوں ہیں کہ پران ہندو مذہب کی متبعین کے لیے اصولی واساسی اہمیت کے حامل ہیں پرانوں کا پڑھنا اور یاد کرنا فقط برہمن کا حق، خداؤں کی کثرت جن میں خدائے اعلیٰ کیلئے کوئی متعین ضابطہ مشکل ہے کہیں پارا براہمن کہیں ایشور، کہیں کرشن اور کہیں وشنو الغرض کہ پھر خداؤں میں اختلافات لڑائیاں حتیٰ کہ ایک دوسرے کے لئے شدت کا معاملہ، کہیں حیران کن فلسفیانہ پیچیدگیاں اور کہیں نیچ ذات کہ آدمی کے لئے بھی نجات (انتم سنسکار) بھی بھگوان کے نزدیک فقط بھگتی کے ذریعے نظر آرہی ہے قصہ مختصر یہ کہ پرانوں کی تعداد، اقسام اور پھر احکامات میں تنوع سب اسقدر پیچیدہ ومبہم ہے کہ آج ایک غیر متعصب ہندو فی الحقیقت خدائے واحد اور اس دنیا میں اسکے عمل دخل کو ہی حقیقی سمجھتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(1) Oxford Dictionary P-1364 oxford university press.

(2) Nair, Shantha N. (2008) Echoes of ancient Indian wisdom, Delhi, Hindlology books. P266

(3) Padma Purana, translated by Horace hyman Wilson, www.sacred-texts.com /hin/vp/vp006.htm

(4) Siva nanda, suri swami, the puranas, www.dlshq.org/religion/puranas.htm

(5) Singh, nagendra kumar (1997) encyclopedia of Hinduism.

(6) ibid

(7) Pargitar, F.E (1922) anciant indian historical tradition. London, oxford university press.

(8) ibid

(9) Flood, Gavin (1996) and introduction to Hinduism. Cambridge university press.

(10) Doniger, wendy (1993) Purana Perenms. Reciprocity and transformation in hindu and Jaina texts. New York: state university of new york.

(11) Mittal, Sushil (2004) the hindu world. Routlege Publication.

(12) Rao, Velcheru. Narayana (1993) Puranas as Brahamic ideology, State University of New York Press..

(13) Vaya Prana, www.sacred-texts.com/hin/hmvp/hmvp35.htm.

(14) Majumdar, Rc; Pusalker, A.D (1951) the history and culture of the indian people. The vedic age Bombay.

(15) Dimmtt, Cornilia (1978) classical hindu Mythology. A reader in Sanskrit pura philidelphia temple university pressn.

(16) Rajendraalal mitra ,(1876)agni purana gresk press,shastri ,P.(1995)introduction to puranaa, new dehli.

(17) Bryant,Edwin Francis(2007)Kanshna: A sourcebook ,oxford university Press U.S. P 111-113

(18) Wilson ,H.H(1840)The Vishnu purana ,A system of Hindu mythstory and

tradition P.12

(19) Kumar Das (2006) A history of India literature ,Sahitya academi.

(20) Dasgupta Sa(1949) A history of india philosophy P.30 India pluralism Cambridge university press.

(21) Dasgupta Sa (1949) A history of india philosophy P.2-11 India pluralism ,Cambridge university press.

(22) Rukmani, T.S (1993) Siddhis in the Bhagvata purana and in the yogasstrao of patangoli a comparison P.220

(23) Sheriden David (1986) the advatic theism of Bhagvata purana and in yougasatras of patavjale a comparison Motilal Bavassidas press . P.217-226

(۲۴) پوری جسکے سنسکرت میں معنی شہر کے ہیں اس وقت مشرقی انڈیا میں اودیش کے مقام پر پوری ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر کے نام سے موجود ہے یہ جزیرہ بنگال پر واقع ہے۔اسکا دوسرا نام جگت ناتھ پوری بھی ہے بنیادی طور پر شہر میں جگت ناتھ ٹیمپل کے نام سے مندر کی زیارت کے لئے ہندو آتے ہیں۔ ہندو تعلیمات کے مطابق کسی شخص کا مقدس زیارت کا سفر پوری کی زیارت کے بغیر نامکمل ہے۔اس مقام پر رادھا، لکشمی، درگا، شکتی، ستی، پاربتی دیوی کرشن کے ساتھ قیام پذیر تھیں۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

(25) Wilson, H.H .Essays anylitical critical and philosophical on subjects connected withsanskrit literature London. Trupner and co .P.8-21

(26) Wilson H.H (1840) the Vishnu purana: A system of hindu mythology and tradition P.12.AMS.Press

(۲۷) گلوکا(goloka) ایسا مقام ہے جہاں وشنو اپنی بیوی رادھا اور شیش ناگ کے ساتھ قیام پذیر تھا۔ یہ مقام اصل میں ہندو مذہب میں (ویکنتھ) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اسی کا ایک دوسرا نام پرم پدم ہے یعنی وشنو کا گھر۔ اور یہ مقام روشنی کے ایک بڑے مرکز کی جانب واقع تھا اور پھر یہ تصور بھی پایا جاتا ہے کہ وشنو کی ایک آنکھ جنوبی قطب میں موجود ہے۔ویکنتھا وہ مقام ہے جہاں پر تمام نیک روحیں جا کر وشنو کے پاس جا کر فرحت بھری زندگی گزارتی ھیں۔ یہ کسی بھی مادی تصور اور مادی دنیا سے ورے خیال کیا جاتا ہے اور جسکے قریب دودھ کا سمندر ہے وہاں وشنو اپنی اولین تخلیق اننت ناگ (شیشناگ) کے ساتھ رہتا تھا اور ناگ اپنے پھن (Hood) میں تمام تر

کائناتی سیارے رکھے ہوئے آہستہ آہستہ عظمت وشنو کے گیت گاتا ہے۔ناگ جوں ہی اپنے آپ کو سمیٹتا ہے وقت تھم جاتا ہیاور تخلیقات رک جاتی ہیں جونہی وہ خود کو کھولتا ہے وقت متحرک ہو جاتا ہے اور تخلیقات جاری ہوتی ہیں۔ناگ عظمت خدمت کی تمثیل کے طور پر جانا جاتا ہے جو دنیا میں وشنو کے اوتا کی صورت میں چار انسانوں کی شکل میں مجسم بنا کر بھیجا گیا ہے ایک مرتبہ رام کے بھائی لکشمن کی صورت میں پھر کرشن کے بھائی بلارام اور راما نوجا اور مناواں کی صورت میں۔گلوکا میں کرشن اپنی بیوی رادھا اور اپنے کئی عقیدت مندوں روحوں کے ساتھ مقدس افعال سرانجام دیتے ہیں جنہیں لیلہ یاللھ کہا جاتا ہے یہ دراصل ایک ڈانس ہے جو وشنو اپنے عقیدت مندوں کی ساتھ مل کر کرتا ہے روحیں بار بار دنیا میں چکر لگاتی ہیں آخر perfect ہو کر وشنو کے ساتھ قیام پذیر ہوتی ہیں۔ویکنتھ تمام سیاروں میں بلند ترین سیارہ بھی خیال کیا جاتا ہے جو ہندو سکالرز کیمطابق مادی یا روحانی بھی ہوسکتا ہے ۔

(28) Vyasa, sen,R.N .(1974).The Brahama vanitra puranum AMS. press

(۲۹)۔ مرکندے وشنو اور شیو کے پجاری کے طور پر معروف ہے اور عظیم رشی کے طور پر جانا جاتا ہے۔جس کی جابجا کہانیاں پرانوں میں پائی جاتی ہیں۔اس کے ہندو ادب میں جابجا تذاکر موجود ہیں۔اور اس کی پوجا و تعظیم کی جاتی ہے۔اس کے متعلق قصہ یوں ہے کہ مرکندو رشی اور اس کی بیوی ماردویتی شیو کی کثرت سے پوجا کرتے اور ایک بیٹے کے لیے دعا کرتے رہے۔حتیٰ کہ انہیں دو قسم کے بیٹوں میں سے کسی ایک کے لیے چوائس دی گئی۔ ایسے بیٹے کا انتخاب کرلیں جو ذہین مگر مختصر عمر پائے گا۔یا پھر احمق مگر طویل عمر والا ہوگا۔مرکندو نے پہلی صورت پسند کی۔اس کے ہاں مرکندے نام کا بچہ ہوا جس کی صرف ۱۶ سال عمر قرار پائی۔حتیٰ کہ وہ بھی کثیر عابد بنا شیو کا۔مگر جونہی موت کا دیوتا اس کی روح قبض کرنے آیا تو شیو نے اس کو کثرت عبادت کے عوض موت کے دیوتا یاما کے ہاتھوں جنگ کرتے ہوئے بچالیا۔اسی دن سے شیو کا ایک لقب کلانتکا قرار پایا یعنی (Ender of Death) موت کو شکست دینے والا۔

(۳۰) ویندھیاس اصل میں انڈیا میں موجود مغرب شمال کی جانب وہ پہاڑی سلسلہ ہے جو گجرات کے قریب لگتا ہے۔ جس کے بارڈر کے قریب راجستھان اور مدھیہ پردیش لگتے ہیں۔

(31) *www.bharatadesam.com/spiritual/markandya_Purana.php*

(32) Hazra, R.C. *The Puranas. The cultural heritage of india,* vol II kolkatta.

(33) Banarsidas, Motilal, Linga Purana, Retrived from *http://en.wikipedia.org/w/index.php?titla=linga_Purana & olaid=593925999"*

(34) lbid.

(35) *Introduction: The Garwda Purana (http://www.sacred-texts.com/hin/gpu/index.htm)*, Translated by Ernest wood and S.V. Subrahmanyam (1911).

(36) Richard S. Brown (2008) *Ancient Astrological Gemstones & Talismans* - 2nd Edition Harisikesh Ltd. p. 61-64

(۳۷) البیرونی، ابوریحان، کتاب الہند، ص۱۸۰ باب ۱۹ مترجم سید اصغر علی، الفیصل ناشران ۲۰۰۵ء

(38) Original Sanskrit text online with English Translation retrived(http://www.mahabharata-resources.org/harivamsa/).

(39) Wilson H.H.(1840) The vishnu Purana: A System of Hindu Mythology and Tradition retrived from *(http://books.google.com/books?id=DgMxAQAAMAA)&pg=PR12).*

(40) www.hinduonline.co/scriptures/puranas/bhawishiyurana.html

(۴۱) ذاکر نائیک، ڈاکٹر، اسلام اور ہندومت، دارلنوادر، اردو بازار 2007

(۴۰) البیرونی، ابوریحان، کتاب فی تحقیق ماللہند، ص:۸۲

(۴۱) ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ۱۴۰۱ھ، ص:۴

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆